نے اس نے آزادی سے قبل اور اس کے بعد ملک وقوم کی خاطر انجام دی ہیں، اور ساتھ ہی ملک کی موجودہ تشویش انگیز صورت حال اور اس صورت حال کے باعث مسلمانوں کے ساتھ علی الخصوص ہونا انصافیاں روز بروز افزوں تر ہو رہی ہیں، فاضل مقررین نے تفصیل سے ان کا جائزہ لیا اور حکومت اور پبلک دونوں سے پرزور اپیل کی اس صورت حال کو ختم کرنے کے لیے عزم اور قوت ویک جہتی سے جدوجہد کریں ورنہ ملک پر ہندو فاشزم چھا جائے گا اور سیکولرزم، جمہوریت اور سوشلزم سب کو غارت کردے گا اور اس سے ملک کی آزادی اور سالمیت خطرہ میں پڑ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ العلماء کے زیر قیادت ۱۲ فروری سے ملک و ملت بچاؤ تحریک شروع ہو رہی ہے، صدر جمعیۃ علمائے ہند نے بار بار اس کی وضاحت کی ہے کہ یہ تحریک نہ حکومت کے خلاف ہے اور نہ کسی پارٹی کے یا ہندوؤں کے خلاف ہے، بلکہ اس کا مقصد ضمیر انسانی کو بیدار کرنا ہے۔ بہرحال یہ مستقبل ہی بتلائے گا کہ جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں وہ اس تحریک سے بیدار ہوئے یا اور سخت ہو گئے۔ غالب:

نے کارِ جنوں کو ہے سر پھوڑنے کا شغل
جب ہا[illegible] ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی!!

---

افسوس ہے گذشتہ ماہ جنوری کی ۲۰ تاریخ کو ملک کے بلند پایہ عالم، مشہور صحافی عربی اور اردو دونوں زبانوں کے ادیب اور خطیب مولانا عبدالحمید نعمانی نے اپنے وطن مالیگاؤں (مہاراشٹر) میں ایک طویل علالت کے بعد وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ مولانا ۱۸۸۶ء میں مالیگاؤں کے ایک خوشحال گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن کے قدیم مدرسہ بیت العلوم میں پائی، اعلیٰ تعلیم مدرسہ الٰہیات کانپور میں حاصل کی۔ فراغت کے بعد بمبئی پہنچے اور روزنامہ خلافت و اجمل وغیرہ اخبارات سے بحیثیت مترجم کے وابستہ ہو گئے۔

عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کا ذوق فطری تھا۔ چنانچہ اخبارات کے لیے ترجمہ کرنے کے علاوہ متعدد اہم کتابوں کے بھی ترجمے کیے۔ مثلاً ڈاکٹر طہٰ حسین کی کتاب عثمان و علی، ملک خانم الباحثۃ البادیہ کے اصلاحی مقالات کا ترجمہ اردو میں کیا اور اسی طرح مولانا ابو الکلام آزاد کے ترجمان القرآن کا مقدمہ اور ڈاکٹر زبید احمد کی کتاب "ہندوستان میں عربی لٹریچر" کا ترجمہ عربی زبان میں کرکے شائع کیا۔ اس کے علاوہ اردو زبان کے بیسوں بلند پایہ مقالات کے عربی ترجمے گورنمنٹ آف انڈیا کے سہ ماہی مجلہ ثقافۃ الہند میں شائع ہوئے۔ انھوں نے عربی زبان سکھانے کے لیے چند ابتدائی کتابیں بھی لکھی تھیں جو بہت مقبول ہوئیں۔

---

مولانا کو قومی اور ملّی کاموں سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ اور ذہن تعمیری اور عمل کا جذبہ دل فطری اور خدا داد تھا اس لیے انھوں نے متعدد صنعتی، تعلیمی اور مذہبی ادارے قائم کیے جن سے مسلمان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کا سب سے زیادہ عظیم الشان کارنامہ مالیگاؤں بلکہ پورے مہاراشٹر کا سب سے زیادہ نمایاں اور مشہور مدرسہ 'معہد ملت' ہے۔ اس مدرسہ کا نصاب تعلیم اصولاً وہی ہے جو عام طور پر دوسرے مدارس کا ہوتا ہے، لیکن یہاں علوم عصریہ کا درس بھی ہوتا ہے پھر عربی زبان و ادب کی تعلیم پر خاطر خواہ توجہ صرف کی جاتی ہے بڑی بات یہ ہے کہ تعلیم کے ساتھ طلبا کی تربیت کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے تمام اساتذہ اور طلبا ایک خاندان کے افراد کی طرح باہم دگر شیر و شکر بن کر رہتے ہیں، اساتذہ اپنے اپنے فن میں وسعت نظر اور پختہ استعداد رکھنے کے ساتھ نہایت مخلص، اور خوش اخلاق و خوب شمائل ہیں اور طلبا محنتی، سعادتمند اور علم کے شوقین ہیں، یہ سب کچھ نتیجہ ہے مولانا مرحوم کے فیضان علم و عمل کا، جنھوں نے اپنی زندگی مدرسہ کی ہمہ جہتی خدمات اور اس کو ترقی دینے کی جدوجہد کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ مولانا کی وفات معہد ملت کے لیے ایک عظیم حادثہ ہے لیکن مولانا اس کو جن مضبوط بنیادوں پر قائم کر گئے ہیں ان کی وجہ امید قوی ہے کہ مدرسہ مولانا کے بعد بھی ترقی کی راہ پر گامزن رہے گا۔
اللّٰھم اغفر لہ' وارحمہ رحمۃً واسعۃً۔

---